

## سچائی کیا ہے؟ - نمبر تین

راہِ عمواس

Jeff Pippenger

2023-09-07

یوحنا کی انجیل میں، آخری عشاء کے فوراً بعد سے لے کر اس وقت تک جب یسوع گتسمنی کے باغ میں جاتے ہیں، چودھویں باب سے سترھویں باب کے اختتام تک ایک طویل روایت آتی ہے۔ میری نیت ہے کہ ان ابواب پر اگلے مضمون میں گفتگو کی جائے۔ یہ مضمون ان ابواب کی تفہیم کی بنیاد فراہم کرنے کے لیے ہے۔ مسیح کی تاریخ کی اصلاحی لکیر کے اعتبار سے ان ابواب میں مسیح اور اس کے شاگردوں کا مکالمہ ظفرمندانہ داخلے کے فوراً بعد اور صلیب سے ذرا پہلے واقع ہوتا ہے۔ یسوع یروشلم میں داخل ہوئے، پھر شاگردوں کے ساتھ آخری کھانا کھایا، پھر وہ روایت وقوع پذیر ہوتی ہے اور وہ گتسمنی کو جاتے ہیں، اور اسی دن آدھی رات کو انہیں گرفتار کر لیا جاتا ہے، اور سات مراحل پر مشتمل وہ عمل شروع ہوتا ہے جو مصلوبیت تک لے جاتا ہے۔ وہ اور شاگرد نبوتی لحاظ سے ایکسیٹر کیمپ میٹنگ کے فوراً بعد اور عظیم مایوسی سے ذرا پہلے کے مقام پر تھے، ایک ایسی تاریخ میں جس کی نمائندگی ساتویں ماہ کی تحریک کرتی ہے۔ اس روایت میں جو آخری عشاء کے فوراً بعد شروع ہوتی ہے، یسوع سب سے پہلی بات یہ فرماتے ہیں:

تمہارا دل مضطرب نہ ہو: تم خدا پر ایمان رکھتے ہو، مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ یوحنا 14:1۔

یہ جانتے ہوئے کہ ایک بڑی مایوسی چند ہی گھنٹوں کے فاصلے پر تھی، یسوع نے آنے والے بحران کے لیے اپنے شاگردوں کو مضبوط کرنے کی کوشش کی۔ چار سنگ میل، جن سے ان واقعات کی تشکیل ہوتی ہے جن کی علامت "سات گرجیں" ہیں، ان کے مابین موجود نبوت کا پوشیدہ سلسلہ وہ تاریخ ہے جہاں انجیل یوحنا کے بیان کے یہ تین مراحل وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ یہی پوشیدہ سلسلہ، سات گرجوں کے اندر، پہلی مایوسی سے آخری مایوسی تک کی تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے۔

بالکل اس سے پہلے کہ یسوع انہیں یہ کہتے کہ ان کے دل "پریشان نہ ہوں"، یہوداہ اسکریوطی سنہدرین کے پاس تیسری اور آخری بار جانے کے لیے کھانے سے اٹھ کر جا چکا تھا۔ جب وہ اپنی تیسری ملاقات کے لیے کھانے سے نکلا، تو اس نے اپنی آزمائشی مدت ختم کر دی۔

سات گرجوں کی علامت کے اندر موجود پوشیدہ لکیر کے سیاق میں، مسیح کا فاتحانہ داخلہ آدھی رات کی پکار کی نمائندگی کرتا ہے جہاں عبادت گزاروں کی دو جماعتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ عبرانی لفظ "سچائی" بنانے میں جو درمیانی حرف آتا ہے، وہ عبرانی حروفِ تہجی کا تیرہواں حرف ہے؛ یہی ایک علامتی سنگ میل ہے۔ تیرہ (13) بغاوت کی علامت ہے، اور بطور ایک نبوی سنگ میل یہ آدھی رات کی پکار کی نمائندگی کرتا ہے، جہاں نادان کنواریاں بغاوت کے مظہر کے طور پر ظاہر ہوتی ہیں؛ اسی طرح یہوداہ بھی فاتحانہ داخلے کے اس سنگ میل پر بغاوت کو ظاہر کرتا ہے۔

گندم کے درمیان کھریتوار پہلے بھی رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا؛ دانشمند کنواریوں کے ساتھ احمق کنواریاں بھی رہی ہیں اور رہیں گی؛ اور ایسے لوگ بھی رہے ہیں اور رہیں گے جو اپنے چراغوں کے ساتھ اپنے برتنوں میں تیل نہیں رکھتے۔ زمین پر مسیح نے جو کلیسیا قائم کی، اس میں ایک حریص یہوداہ تھا، اور اس کی تاریخ کے ہر مرحلے میں کلیسیا میں یہوداہ جیسے لوگ ہوتے رہیں گے۔ سائز آف دی ٹائمز، 23 اکتوبر، 1879۔

جب یہوداہ نے رقم واپس کی، اپنی غداری کا اعتراف پہلے کاپافا اور پھر مسیح کے سامنے کیا، تو وہ جا کر خود کو پھانسی لگا لی۔ عدالت سے نکلتے ہوئے وہ چلا اٹھا، انہی الفاظ کے ساتھ جو احمق کنواریوں

کے اس مخمصے کی ترجمانی کرتے ہیں جب انہیں احساس ہوتا ہے کہ وہ تیل حاصل نہ کر سکیں۔

یہوداہ نے دیکھا کہ اس کی التجائیں بے سود ثابت ہوئیں، اور وہ ہال سے یہ پکارتا ہوا باہر نکل گیا: بہت دیر ہو گئی! بہت دیر ہو گئی! اسے محسوس ہوا کہ وہ یسوع کو مصلوب ہوتا ہوا دیکھنے کے لیے زندہ نہیں رہ سکتا، اور ناامیدی میں باہر جا کر اس نے اپنے آپ کو پھانسی لگا لی۔ Desire of Ages, 722

یہوداہ کی یہ کیفیت کہ وہ ہال سے دوڑتا ہوا نکلا اور پکارا، "اب بہت دیر ہو چکی ہے! بہت دیر ہو چکی ہے!"، ایک جھوٹی آدھی رات کی پکار کی تصویر پیش کرتی ہے۔ یہ پیغام ہمیشہ عبادت گزاروں کے دو طبقوں کو ظاہر کرتا ہے، اور جس طرح ملرائٹ تاریخ میں جب حقیقی آدھی رات کی پکار آ پہنچی تو احمق کنواریاں ایک جھوٹے پیغام کے ساتھ ہی آگے بڑھتی رہیں۔ پس ملرائٹ تاریخ میں ہمیں وہ تحریک نظر آتی ہے جس نے ولیم ملر کو قائد منتخب کیا، جبکہ تیسرے فرشتے کے پیغام کو رد کیا اور اس جھوٹے ریور کی مخالفت کی جو مسیح کے پیچھے پیچھے قدس الاقداس میں داخل ہوا۔

میرا ذہن مستقبل کی طرف لے جایا گیا، جب پکار دی جائے گی۔ "دیکھو، دولہا آ رہا ہے! اس سے ملنے کے لیے باہر نکلو۔" لیکن بعض اپنے چراغوں کو دوبارہ بھرنے کے لیے تیل حاصل کرنے میں دیر کر چکے ہوں گے، اور جب بہت دیر ہو چکی ہوگی تو انہیں معلوم ہوگا کہ وہ کردار، جس کی نمائندگی تیل کرتا ہے، منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ ریویو اینڈ پیرالڈ، 11 فروری، 1896۔

پوشیدہ تاریخ کا تیسرا نشان راہ فیصلے کی نمائندگی کرتا ہے اور اس کی نمائندگی عبرانی حروفِ تہجی کے آخری حرف سے ہوتی ہے۔ وہ حرف "تاو" ہے، اور جب اسے لکھا جاتا ہے تو یہ صلیب کی شکل اختیار کرتا ہے۔ صلیب فیصلے کی نمائندگی کرتی ہے۔

ملرائٹ تاریخ کی پہلی مایوسی سے لے کر آدھی رات کی پکار تک، یا حرفِ الفا سے تیرہویں حرف تک، ایک سنگِ میل ہے جو ایک مدت کی نمائندگی کرتا ہے، جسے دس کنواریوں کی تمثیل میں انتظار کا وقت کہا گیا ہے—ایک ایسا انتظار کا وقت جس کا حوالہ حبقوق باب دوم میں بھی ملتا ہے۔ آدھی رات کی پکار سے، یا بغاوت کے تیرہویں حرف سے عظیم مایوسی تک، یعنی حروفِ تہجی کے آخری حرف تک، بھی ایک مدت تھی جسے "ساتویں مہینے کی تحریک" کہا جاتا تھا، نہ اس لیے کہ وہ سات مہینے تک جاری رہی، بلکہ اس لیے کہ آدھی رات کی پکار کے پیغام نے یہ واضح کیا تھا کہ مسیح یہودی تقویم کے ساتویں مہینے کے دسویں دن آئے گا، جو یومِ کفارہ تھا۔

یوحنا کی انجیل کے چودھویں باب سے لے کر اٹھارہویں باب تک کی روایت کا پس منظر ایسے زمانی دور میں شروع ہوتا ہے جو ملرائٹ تاریخ کی ساتویں مہینے کی تحریک کی نمائندگی کرتا ہے۔ یوحنا کی انجیل کی روایت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ شاگردوں کو صلیب کے آنے والے بحران (حرف "تاو") کے لیے تیار کیا جائے۔ چنانچہ مسیح بیان کرتے ہیں کہ ان کی موت سے لے کر باپ کے پاس آسمان پر چڑھنے اور پھر واپس آنے تک کا عرصہ شاگردوں کے لیے غم، غیر یقینی، اور مایوسی کا زمانہ ہوگا۔ جس طرح اصلاحی خطوط کی شہادت میں پیش کی گئی تمام ابتدائی مایوسیوں کی نبوی خصوصیات میں ہوتا ہے، اسی طرح یہ مایوسی بھی ایک ایسی حالت پر مشتمل تھی جو پہلے سے منکشف ایک اہم سچائی کی عدم پروا کے باعث پیدا ہوئی تھی۔ مسیح کی صلیب پر موت ایک اہم سچائی تھی اور ہے، اور انہوں نے شاگردوں کو براہِ راست بتایا تھا کہ وہ مصلوب کیے جائیں گے اور پھر جی اٹھیں گے، لیکن بحران اتنا بڑا، اتنا غالب تھا کہ وہ وہ بات بھول گئے جسے انہیں یاد رکھنا چاہیے تھا۔

"جب مسیح، جو اسرائیل کی امید ہیں، صلیب پر لٹکائے گئے اور وہ اسی طرح بلند کیے گئے جیسا کہ انہوں نے نیکو دیمس سے کہا تھا کہ ہوں گے، تو شاگردوں کی امید یسوع کے ساتھ ہی مر گئی۔ وہ اس معاملے کی وضاحت نہیں کر سکتے تھے۔ وہ وہ سب کچھ نہ سمجھ سکے جو مسیح نے اس کے بارے میں پہلے سے انہیں بتایا تھا۔" ایمان اور اعمال، 63۔

یوحنا کے جن چار ابواب پر ہم گفتگو کر رہے ہیں، ان کی پوری داستان کا مرکزی مضمون یہ تھا کہ یسوع اپنے شاگردوں کو اس مایوسی کے دور کے لیے تیار کر رہا تھا جس کا آغاز آدھی رات کو یسوع کی گرفتاری سے ہونا تھا اور جو اس وقت تک جاری رہتا جب تک وہ اپنے باپ کے پاس چڑھنے کے بعد واپس نہ آتا۔ یوحنا کے ان چار ابواب میں، وہ عرصہ جب مسیح شاگردوں سے دور تھا، انتظار کے زمانے کی نمائندگی کرتا ہے۔ تاریخی طور پر وہ عرصہ، جسے میں انتظار کا زمانہ قرار دے رہا ہوں، صلیب کے بحران کے بعد وقوع پذیر ہوا۔ ان چار ابواب میں جن پر ہم غور کرنے والے ہیں، وہ نبوی طور پر اس انتظار کے زمانے کی نمائندگی کرتے ہیں جو پہلی مایوسی سے شروع ہوتا ہے، نہ کہ صلیب کی عظیم مایوسی کے بعد۔

میں یہ کیوں کہہ رہا ہوں کہ وہ آخری مایوسی جس کے لیے مسیح اپنے شاگردوں کو تیار کر رہے تھے، دراصل اُس پہلی مایوسی کی نمائندگی تھی جو مسیح کے اصلاحی سلسلے میں لعازر کی موت تھی؟ یہ سوال حل ہونا ضروری ہے اس سے پہلے کہ ہم انجیل پوحنا کے چار ابواب کے بیان کو اُس روشنی میں دیکھ سکیں جو ان سچائیوں کی تائید کرتی ہے جن کی مہر اب سات گرجوں کی پوشیدہ تاریخ کے تعلق سے کھولی جا رہی ہے۔

مسیح کی تاریخ میں، لعزر کی موت اور اس کے جی اٹھنے کے درمیان کا عرصہ وقت انتظار کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ اس کے بعد مسیح اپنے ظفرمندانہ داخلے کے لیے یروشلم جاتے ہیں۔ یوحنا باب چودہ میں مسیح اپنے شاگردوں سے اُس تاریخ کے دوران مخاطب ہیں جو ساتویں مہینے کی تحریک سے متعلق ہے؛ یہ تحریک اُس وقت شروع ہوئی جب وقت انتظار ختم ہو چکا تھا، یعنی نصف شب کی پکار کے پیغام کی آمد پر جس نے ساتویں مہینے کی تحریک کا آغاز کیا۔

یہ سمجھنے کے لیے کہ عبرانی لفظ "سچائی" کس طرح سات گرجوں کی علامتی تاریخ سے کھولی گئی پوشیدہ تاریخ کی شناخت کی تصدیق کرتا ہے، انجیل یوحنا باب چودہ سے باب سترہ تک مسیح کے اپنے شاگردوں کو دیے گئے پیغام کا کچھ محتاط تجزیہ درکار ہے۔ عظیم مایوسی کے سنگ میل کو پہلی مایوسی کے سنگ میل کی وضاحت کے لیے استعمال کیے جانے کی ایک مثال عمواس کی راہ پر شاگردوں کے تجربے سے پہچانی جا سکتی ہے۔

ملرائٹ تاریخ میں ٹھہراؤ کے وقت کا خاتمہ 1843 کی پہلے ناکام پیش گوئی کی تصحیح سے ہوا۔ اس پیغام کی تشکیل میں سیموئل سنو کا کام، جس نے ساتویں مہینے کی اُس تحریک کا آغاز کیا جو بالآخر عظیم مایوسی پر منتج ہوئی، تاریخی طور پر قابل پیگیری ہے؛ یعنی ایگزیرٹر کیمپ میٹنگ تک کی اس کی شائع شدہ تحریروں اور عوامی تقاریر کے ذریعے اس کی سمجھ میں ہونے والی ترقی کی پیروی کر کے۔ الہامی تبصرہ اس ارتقا کو سنو کے حتمی پیغام کی محض تاریخی تشکیل سے مختلف انداز میں پیش کرتا ہے۔ بہن وائٹ ہمیں بتاتی ہیں کہ پیغام کو اس وقت پہچانا گیا جب خداوند نے حقوق کے 1843 کے چارٹ کے اعداد میں ایک غلطی پر سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا۔

میں نے خدا کے لوگوں کو امید و انتظار میں شاداں دیکھا، جو اپنے خداوند کے منتظر تھے۔ لیکن خدا نے ارادہ کیا کہ انہیں آزمائے۔ اس کے ہاتھ نے نبوتی ادوار کے حساب میں ایک غلطی پر پردہ ڈال دیا۔ جو اپنے خداوند کے منتظر تھے انہوں نے یہ غلطی دریافت نہ کی، اور جو وقت کے تعین کے مخالف تھے ان میں سے بڑے بڑے علما بھی اسے دیکھ نہ سکے۔ خدا نے چاہا کہ اس کی قوم ایک مایوسی سے دوچار ہو۔ وقت گزر گیا، اور جو اپنے نجات دہندہ کے لیے خوشی بھری امید کے ساتھ منتظر تھے وہ غمگین اور دل شکستہ ہو گئے، جبکہ جنہوں نے یسوع کے ظہور سے محبت نہ کی تھی بلکہ خوف کے باعث پیغام کو قبول کیا تھا، وہ اس بات سے خوش تھے کہ وہ وقت توقع پر نہ آیا۔ ان کے ایمان کے اقرار نے نہ دل کو متاثر کیا تھا نہ زندگی کو پاک کیا تھا۔ وقت کے گزر جانے کا واقعہ ایسے دلوں کو ظاہر کرنے کے لیے خوب موزوں تھا۔ وہی سب سے پہلے پلٹے اور ان غمگین و مایوس لوگوں کا مذاق اڑانے لگے جو حقیقتاً اپنے نجات دہندہ کے ظہور سے محبت رکھتے تھے۔ میں نے خدا کی حکمت کو دیکھا

کہ اس نے اپنی قوم کو آزما کر انہیں ایک پرکھنے والی کسوٹی دی تاکہ وہ ان کو ظاہر کرے جو آزمائش کی گھڑی میں سہم کر پیچھے ہٹ جائیں گے۔

یسوع اور تمام آسمانی لشکر نے اُن لوگوں پر ہمدردی اور محبت بھری نظر ڈالی جنہوں نے میٹھی امید کے ساتھ اُس کے دیدار کی تمنا کی تھی جس سے اُن کی جانب محبت کرتی تھیں۔ فرشتے اُن کے گرد منڈلا رہے تھے تاکہ آزمائش کی گھڑی میں انہیں سہارا دیں۔ جنہوں نے آسمانی پیغام کو قبول کرنے میں کوتاہی کی تھی وہ تاریکی میں چھوڑ دیے گئے، اور خدا کا غضب اُن پر بھڑک اُٹھا، کیونکہ انہوں نے اُس نور کو قبول نہ کیا جو اُس نے آسمان سے اُن کے لیے بھیجا تھا۔ وہ وفادار مگر مایوس لوگ، جو یہ سمجھ نہ سکے کہ اُن کا خداوند کیوں نہ آیا، تاریکی میں نہ چھوڑے گئے۔ انہیں پھر اپنی بائبلوں کی طرف رہنمائی کی گئی تاکہ نبوتی ادوار کی تحقیق کریں۔ خداوند کا ہاتھ اعداد و شمار پر سے ہٹا لیا گیا، اور غلطی واضح کر دی گئی۔ انہوں نے دیکھا کہ نبوتی ادوار 1844 تک پہنچتے ہیں، اور یہ کہ وہی دلائل جو انہوں نے یہ دکھانے کے لیے پیش کیے تھے کہ نبوتی ادوار 1843 میں ختم ہوتے ہیں، یہ ثابت کرتے تھے کہ وہ 1844 میں ختم ہوں گے۔ خدا کے کلام کی روشنی اُن کی حالت پر چمکی، اور انہوں نے ایک ٹھہرنے کا وقت دریافت کیا—اگرچہ وہ [رویا] دیر لگائے، اُس کا انتظار کرو۔ مسیح کے فوری آنے کی محبت میں، انہوں نے رویا کے اس ٹھہرنے کو نظر انداز کر دیا تھا، جو اس لیے مقرر تھا کہ حقیقی منتظر لوگوں کو آشکار کرے۔ پھر اُن کے پاس ایک موعود تھا۔ تاہم میں نے دیکھا کہ اُن میں سے بہت سے اپنی شدید مایوسی سے اوپر نہ اٹھ سکے کہ اُس درجے کی غیرت اور توانائی رکھتے جو 1843 میں اُن کے ایمان کی شناخت تھی۔

شیطان اور اس کے فرشتے ان پر غالب آ گئے، اور جنہوں نے پیغام قبول نہ کیا تھا انہوں نے اپنے آپ کو اس بات پر مبارک باد دی کہ انہوں نے، جیسا کہ وہ اسے کہتے تھے، فریب کو قبول نہ کرنے میں دوراندیشی اور حکمت سے کام لیا۔ انہیں یہ احساس نہ ہوا کہ وہ خدا کی دی ہوئی نصیحت کو اپنے ہی خلاف رد کر رہے تھے، اور شیطان اور اس کے فرشتوں کے ساتھ مل کر خدا کے لوگوں کو الجھانے میں لگے ہوئے تھے، جو آسمان سے بھیجے گئے پیغام پر عمل کر رہے تھے۔

"اس پیغام پر ایمان رکھنے والوں پر کلیساؤں میں ظلم و ستم کیا گیا۔ کچھ عرصے تک جو لوگ اس پیغام کو قبول نہیں کرتے تھے، خوف کے باعث اپنے دل کے جذبات پر عمل کرنے سے رکے رہے؛ مگر وقت کے گزرنے نے ان کے حقیقی احساسات ظاہر کر دیے۔ وہ اس گواہی کو خاموش کر دینا چاہتے تھے جیسے انتظار کرنے والے اس بات پر مجبور ہو کر دیتے تھے کہ نبوی ادوار 1844 تک ممتد ہیں۔ ایمان داروں نے صاف گوئی سے اپنی غلطی بیان کی اور یہ وجوہ بتائیں کہ وہ 1844 میں اپنے خداوند کی آمد کی توقع کیوں رکھتے تھے۔ ان کے مخالفین پیش کیے گئے مضبوط دلائل کے مقابل کوئی دلیل نہ پیش کر سکے۔ تاہم کلیساؤں کا غضب بھڑک اُٹھا؛ انہوں نے یہ تہیہ کر لیا کہ شواہد سنبھالیں گے نہیں، اور اس گواہی کو کلیساؤں سے باہر کر دیں گے تاکہ دوسرے اسے نہ سن سکیں۔ جو لوگ خدا کی دی ہوئی روشنی دوسروں سے روکنے کی جرأت نہ کرتے تھے، انہیں کلیساؤں سے نکال دیا گیا؛ لیکن یسوع ان کے ساتھ تھا، اور وہ اس کے چہرے کی روشنی میں خوش تھے۔ وہ دوسرے فرشتے کے پیغام کو قبول کرنے کے لیے تیار تھے۔" ارلی رائٹنگز، 235-237۔

ابھی بیان کردہ تاریخ، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، 18 جولائی، 2020 کے تجربے کو بھی بیان کرتی ہے، تاہم وہ نکتہ جس پر میں چاہتا ہوں کہ آپ غور کریں یہ ہے کہ وہ فہم جس کی نمائندگی آدھی رات کی پکار کے پیغام سے ہوتی ہے، جو سیموئل اسنوں نے ایگزیرٹر کیمپ میٹنگ میں دیا تھا، اس کی نمائندگی اسنو کے تاریخی کام سے نہیں بلکہ خداوند کے ہاتھ کے عمل سے ہوتی ہے۔ خداوند کے ہاتھ نے ایک غلطی کو ڈھانپ رکھا تھا، اور جب اس نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا تو ملرائٹس اپنی مایوسی کو سمجھ سکے، اور یہ بھی سمجھ سکے کہ وہ اُس مدت میں تھے جس کی نمائندگی 'انتظار کے زمانے' کے طور پر کی گئی تھی۔

اس کے ہاتھ کا ہٹ جانا عمواس کی راہ پر جانے والے شاگردوں کے واقعے کا ایک نہایت اہم پہلو ہے۔ یہ اس مدت کے خاتمے کی علامت ہے جسے انتظار کا وقت کہا جاتا ہے، اور اس سمجھ پر ختم ہوتا ہے جس کی نمائندگی آدھی رات کی پکار کے پیغام سے ہوتی ہے۔ تاہم عمواس کی مثال صلیب کے بعد وقوع پذیر ہوئی، جو عظیم مایوسی کی نمائندگی کرتی ہے، نہ کہ لعزر کی موت کی پہلی مایوسی کی۔

اور دیکھو، اُن میں سے دو اُسی دن ایک گاؤں کی طرف جا رہے تھے جس کا نام عمواس تھا، جو یروشلیم سے تقریباً ساٹھ فرلانگ دور تھا۔ اور وہ اُن سب باتوں کے بارے میں آپس میں گفتگو کر رہے تھے جو واقع ہوئی تھیں۔ اور ایسا ہوا کہ جب وہ باہم گفتگو اور بحث کر رہے تھے تو خود یسوع نزدیک آ گیا اور اُن کے ساتھ چلنے لگا۔ مگر اُن کی آنکھیں اس طرح روک دی گئی تھیں کہ وہ اُسے پہچان نہ سکے۔ اور اُس نے اُن سے کہا، یہ گفتگو کیسی ہے جو تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہوئے چل رہے ہو، اور اداس ہو؟ لوقا 13:24-16۔

اس عبارت میں "eyes" کا لفظ آنکھ کے حقیقی عضو کے بجائے بینائی کی نمائندگی کرتا ہے۔ لفظ "holden" کا مطلب قوت ہے۔ شاگرد صلیب کی رویا کو سمجھ نہ سکے، کیونکہ مسیح نے صلیب کی نبوی رویا کو دیکھنے کی ان کی صلاحیت پر پردہ ڈال دیا تھا۔ مسیح کا ہاتھ اس کی قوت کی علامت ہے۔ یسوع نے جس اداسی کی نشاندہی کی وہ ان کی بڑی مایوسی کی نمائندگی کرتی تھی۔ مایوس شاگردوں کی مزید گفتگو کے بعد مسیح نے کلام کرنا شروع کیا۔

پھر اُس نے اُن سے کہا، اے نادانو اور دل کے سست، جو اُن سب باتوں پر ایمان لانے میں دیر کرتے ہو جو نبیوں نے کہی ہیں! کیا مسیح کو لازم نہ تھا کہ یہ چیزیں برداشت کرتا اور اپنی جلال میں داخل ہوتا؟ اور موسیٰ سے شروع کر کے اور سب نبیوں تک، اُس نے تمام صحیفوں میں اُن کے سامنے اُن باتوں کی تشریح کی جو اُس کے بارے میں تھیں۔ اور وہ اُس بستی کے نزدیک پہنچے جہاں وہ جا رہے تھے، اور اُس نے یوں ظاہر کیا گویا وہ آگے جانے والا ہے۔ مگر اُنہوں نے اُس سے اصرار کیا اور کہا، ہمارے ساتھ ٹھہر، کیونکہ شام ہونے کو ہے اور دن بہت ڈھل چکا ہے۔ پس وہ اُن کے ساتھ ٹھہرنے کے لیے اندر چلا گیا۔ لوقا 24:25-29۔

یسوع نے بائبل کی تعبیر کے 'تاریخیت پسند' طریقہ کار کو اختیار کرتے ہوئے، موسیٰ سے شروع ہو کر مقدس تاریخ میں جاری نبوی سلسلوں کو سامنے لا کر صلیب کی تاریخ کی نشاندہی کی۔ یسوع نے ماضی کی نبوی تاریخ کے انہی سلسلوں کو، جو 'پرانے راستوں' اور 'سطر پر سطر' کے طریقہ کار کی نمائندگی کرتے ہیں، مایوس شاگردوں کی تعلیم کے لیے استعمال کیا۔ جب ایسا دکھائی دیا کہ وہ ان کے بغیر آگے بڑھنے والا ہے، تو انہوں نے اسے اندر آنے اور اپنے ساتھ ٹھہرنے پر مجبور کیا۔ وہ ٹھہراؤ کے وقت میں تھے، اور مسیح ان کی آنکھوں پر سے اپنا ہاتھ ہٹانے ہی والے تھے۔ جب اس کا ہاتھ ہٹتا تو ٹھہراؤ کا وقت ختم ہو جاتا، اور جب وہ اندھیرے میں تیزی سے دوڑتے ہوئے یروشلیم میں گیارہ شاگردوں کے پاس واپس گئے تو وہ پیغام نصف شب کی ترسیل کی رفتار کی علامت بنے۔

اور ایسا ہوا کہ جب وہ ان کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا تو اس نے روٹی لی اور اسے برکت دی اور توڑ کر انہیں دی۔ تب ان کی آنکھیں کھل گئیں اور انہوں نے اسے پہچان لیا؛ اور وہ ان کی نظر سے غائب ہو گیا۔ لوقا 24:31۔

یسوع نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا جس نے ان کی نبوتی رویا کی سمجھ کو روک رکھا تھا، اور ایسا کرتے ہی وہ اسے پہچان گئے۔ یسوع ان کے لیے آدھی رات کی پکار کا پیغام لایا تھا اور انہوں نے اسے کھاتے ہوئے قبول کیا، کیونکہ ہر پیغام کو کھانا ضروری ہے۔ وہ فوراً "ملک بھر میں سیلابی لہر کی طرح" گیارہ شاگردوں کو بتانے کے لیے دوڑ پڑے۔

اور وہ آپس میں کہنے لگے، کیا جب وہ راہ میں ہم سے باتیں کرتا تھا اور ہمارے لیے صحیفوں کو کھولتا تھا تو ہمارا دل ہمارے اندر جلتا نہ تھا؟ پس وہ اسی گھڑی اٹھے اور یروشلیم کو لوٹ گئے اور

گیارہ کو اور ان کے ساتھ والوں کو جمع پایا، جو کہہ رہے تھے، واقعی خداوند جی اٹھا ہے اور شمعون پر ظاہر ہوا ہے۔ اور انہوں نے بتایا کہ راہ میں کیا کچھ ہوا اور کس طرح روٹی توڑنے میں وہ ان پر پہچانا گیا۔ اتنے میں جب وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے تو یسوع آپ آ کر ان کے بیچ میں کھڑا ہو گیا اور ان سے کہا، تم پر سلامتی ہو۔ مگر وہ گھبرا گئے اور ڈر گئے اور سمجھا کہ کوئی روح دیکھ لی ہے۔ اس نے ان سے کہا، تم کیوں گھبراتے ہو؟ اور تمہارے دلوں میں ایسے خیالات کیوں اٹھتے ہیں؟ میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو کہ میں ہی ہوں؛ مجھے چھو کر دیکھو اور دیکھو، کیونکہ روح کے گوشت اور ہڈیاں نہیں ہوتیں جیسے تم دیکھتے ہو کہ مجھ میں ہیں۔ یہ کہہ کر اس نے انہیں اپنے ہاتھ اور اپنے پاؤں دکھائے۔ اور جب وہ خوشی کے مارے ابھی تک یقین نہ کرتے تھے اور تعجب کرتے تھے تو اس نے ان سے کہا، کیا یہاں تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ تو انہوں نے اسے بھنی ہوئی مچھلی کا ایک ٹکڑا اور شہد کے چھتے میں سے کچھ دیا۔ اس نے لے کر ان کے سامنے کھا لیا۔ پھر اس نے ان سے کہا، یہی وہ باتیں ہیں جو میں نے تم سے اس وقت کہیں جب میں ابھی تمہارے ساتھ تھا کہ ضرور میری بابت وہ سب کچھ پورا ہو جو موسیٰ کی شریعت میں اور نبیوں میں اور زبور میں لکھا ہے۔ تب اس نے ان کی سمجھ کھول دی تاکہ وہ صحیفوں کو سمجھیں۔ لوقا 24:32-45۔

جس طرح عماؤس کے راستے پر شاگردوں کے ساتھ ہوا، یسوع نے اپنی موت اور قیامت کی تاریخ کو سمجھانے کے لیے بائبل کی گزشتہ مقدس تاریخوں کی روشنی میں پیغام پیش کیا، اور اس نے یہ انہیں کھانے کی ایک مثال دے کر کیا۔ خدا کے لوگوں کو اس پیغام کو کھانا چاہیے۔ ان کی بے یقینی اور غم میں، یسوع نے ان کی سمجھ کو موجودہ حق کے پیغام کے لیے کھول کر اس انتظار کے زمانے کو، جو اس کی موت سے لے کر اس کی قیامت، آسمان پر چڑھنے اور واپسی تک رہا، ختم کر دیا—ایک ایسا پیغام جو ماضی کی مقدس تاریخوں کو سطر بہ سطر یکجا کرنے پر مبنی تھا۔

چنانچہ عمواس کے راستے پر دو شاگرد (جو اُس دوسرے فرشتے کی نمائندگی کرتے ہیں جیسے آدھی رات کی پکار کے پیغام کے ساتھ ملایا گیا اور اسی پیغام سے قوت بخشی گئی) صلیب کے بعد آنے والے ٹھہراؤ کے وقت کو اُس ٹھہراؤ کے وقت کے طور پر پہچانتے ہیں جو آدھی رات کی پکار سے پہلے تھا۔ لہذا شاگردوں کی مایوسی نبوتی سلسلے میں پہلی مایوسی کی نمائندگی کرتی ہے، نہ کہ عظیم مایوسی۔

پھر عماؤس کی کہانی مایوس گیارہ شاگردوں کے ساتھ دہرائی جاتی ہے۔ یسوع ان کے ساتھ آ ملتا ہے، انہیں 'تاریخیت' کے طریق کار کے ذریعے نبوی کلام کی تکمیل کی تعلیم دیتا ہے اور کھانا کھاتے ہوئے ان کی سمجھ کھول دیتا ہے۔ کہانی کا آغاز اس کے انجام کی نشاندہی کرتا ہے۔ پھر یسوع اس حقیقت پر تیسری گواہی پیش کرتا ہے کہ صلیب کی مایوسی کو پہلی مایوسی پر نبوی طور پر منطبق کیا جا سکتا ہے۔ وہ انہیں یہ کہہ کر تاریخ کی ساخت کے حق میں تیسری گواہی فراہم کرتا ہے کہ وہ یروشلم میں ٹھہرے رہیں، جب تک کہ انہیں بلندی سے قوت نہ مل جائے۔

اور اُن سے کہا، یوں لکھا ہے، اور مسیح کے لیے یہی لازم تھا کہ وہ دکھ اٹھائے اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے؛ اور یہ کہ توبہ اور گناہوں کی معافی اُس کے نام پر سب قوموں میں، یروشلم سے شروع کر کے، منادی کی جائے۔ اور تم ان باتوں کے گواہ ہو۔ اور دیکھو، میں اپنے باپ کا وعدہ تم پر بھیجتا ہوں؛ مگر جب تک تم اوپر سے قوت پا کر ملبس نہ ہو جاؤ، یروشلم کے شہر میں ٹھہرے رہو۔ اور وہ انہیں بیت عنیاہ تک باہر لے گیا، اور اپنے ہاتھ اٹھا کر انہیں برکت دی۔ اور ایسا ہوا کہ جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا تو وہ ان سے جدا ہو گیا اور آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اور انہوں نے اس کی عبادت کی اور بڑی خوشی کے ساتھ یروشلم کو لوٹے؛ اور ہمیشہ پیکل میں رہ کر خدا کی حمد و ثنا اور برکت کرتے رہے۔ آمین۔ لوقا 24:46-53۔

عماؤس کے راستے پر شاگردوں کا واقعہ ایک ایسے ٹھہرنے کے وقت کی نشاندہی کرتا ہے جو اُس کی موت سے شروع ہوا اور اُس کے جی اُٹھنے اور اپنے باپ کے پاس اٹھا لیے جانے تک جاری رہا۔ عماؤس کے

شاگردوں کے لیے یہ ٹھہرنے کا وقت اُس وقت ختم ہوا جب صلیب کے واقعات کے پیغام کو ماضی کی مقدس تاریخوں کی سطور کو سطر بہ سطر یکجا کرنے کے طریقہ کار سے قائم کیا گیا۔ پھر شاگردوں نے اس پیغام کو حتی المقدور تیزی سے پہنچایا۔ پھر یسوع گیارہ شاگردوں سے ملتا ہے؛ ایک بار پھر کھانا کھانے کا حوالہ آتا ہے؛ پیغام کو ثابت کرنے کے لیے سطر بہ سطر طریقہ استعمال ہوتا ہے؛ اور عماؤس کے شاگردوں کی طرح وہ ان کی سمجھ کھول دیتا ہے اور رخصت ہو جاتا ہے۔ مگر اس سے پہلے نہیں کہ وہ یروشلم میں ٹھہرنے کی تاریخ کی نشاندہی کرتا ہے، یہاں تک کہ یہ ٹھہرنے کا وقت عید پنتکست پر روح القدس کے نزول کے ساتھ اختتام پذیر ہوتا ہے۔

جب یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ وہ یروشلم میں ٹھہرے رہیں، تو یہ راہِ عمواس کی کہانی کا اختتام تھا۔ کہانی کے آغاز میں ایک مایوسی تھی، اس کے بعد ٹھہراؤ کا ایک وقت آیا، اور پھر حق کی وہ پردہ کشائی ہوئی جو "آدھی رات کی پکار" کے پیغام کی نمائندگی کرتی تھی۔ یہ حق کی پردہ کشائی اس وقت مکمل ہوئی جب مسیح نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا، جو شاگردوں کی آنکھوں کو "روکے ہوئے" تھا۔ یہی کہانی کا آغاز ہے، اور کہانی کا درمیانی حصہ اسی طرح دہرایا جاتا ہے جب مسیح نے اپنے آپ کو ظاہر کر کے اور اپنے کلام کی سمجھ ان کے لیے کھول کر گیارہ شاگردوں کی مایوسی دور کی۔ پھر اسی یکساں نبوی ساخت کی ایک آخری شہادت جو پہلی مایوسی سے شروع ہوتی ہے، نہ کہ عظیم مایوسی سے۔

عمواس سے پنتکست تک کی تاریخ پہلی مایوسی، انتظار کے زمانے اور نصف شب کی پکار کی تین گواہیاں فراہم کرتی ہے، تاہم ان تینوں گواہیوں کے آغاز پر جو مایوسی بطور سنگ میل سامنے آتی ہے وہ دراصل دوسری مایوسی تھی، پہلی نہیں۔ یہ سمجھنا کہ ملیرائٹ تاریخ میں عظیم مایوسی جو ایک سنگ میل ہے، ملیرائٹ تاریخ ہی کی پہلی مایوسی کو واضح کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے، یوحنا کی انجیل کے ان چار ابواب کے بیان کو سمجھنے کے لیے ناگزیر ہے جو آخری عشا میں کھانا کھائے جانے اور بستان جتسمنی میں آدھی رات کی گرفتاری کے درمیان پیش آنے والے واقعات پر مشتمل ہیں۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ جب یسوع گیارہ شاگردوں پر ظاہر ہوا اور ان کے ساتھ کھانا کھایا، تو اُس نے پوچھا، "تم کیوں گھبرائے ہو؟ اور تمہارے دلوں میں خیالات کیوں پیدا ہوتے ہیں؟"

انجیل یوحنا میں، فوراً بعد جب وہ آخری عشائیہ کھا چکا تھا، وہ عبارت جس پر ہم غور کرنے جا رہے ہیں مسیح کے ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے: "تمہارا دل گھبرائے نہ۔" پانچ ہی دنوں کے اندر، وہ اسی حکم کو بھول گئے تھے۔ انجیل یوحنا کے باب چودہ سے باب سترہ تک 18 جولائی 2020 کی پہلی مایوسی کی نمائندگی کرتے ہیں، جو انتظار کے ایک زمانے کا آغاز کرتی ہے اور یسوع مسیح کے مکاشفہ تک لے جاتی ہے جس کی مہر مہلت کے بند ہونے سے ٹھیک پہلے کھولی جاتی ہے، اور آدھی رات کی پکار کے پیغام کی نمائندگی کرتی ہے۔ وہ پیغام ایک ایسے زمانے کا آغاز کرتا ہے جس کی مثال ساتویں ماہ کی تحریک سے دی گئی ہے اور جو عماؤس کے شاگردوں کی رات کے سناٹے میں یروشلم کی طرف تیز دوڑ سے بھی مشابہ ہے۔ وہی تاریخ ان تین عبرانی حروف سے ظاہر کی گئی ہے جنہیں مسیح نے اپنے آپ کو "سچائی" کے طور پر پیش کرنے کے لیے استعمال کیا تھا۔

یوحنا کی انجیل کے ان چار ابواب کی روایت میں ہم یہ پاتے ہیں کہ نہ صرف روح القدس کے کام کی شناخت خود اسی کلام کے انہی مراحل کے طور پر ہوتی ہے، بلکہ یہیں ہمیں وہ بہترین ثبوت بھی ملتا ہے جو ان دعوؤں کی تائید کرتا ہے جو اس وقت کیے جا رہے ہیں کہ "آدھی رات کی پکار" کے پیغام کی آخری تکمیل اب بارہ اگست سے سترہ اگست تک ایگزپٹر کیمپ میٹنگ میں بتدریج پیش کی جا رہی ہے۔ جب یہ پیغام بالآخر منتظر مقدسین کی طرف سے تسلیم کر لیا جائے گا، تو جیسے ہی وہ پیغام رساں "آخری ایام" کا آخری تنبیہی پیغام ایک مرتی ہوئی دنیا تک پہنچائیں گے، دنیا "اتوار کے قانون" کے بحران میں دھکیل دی جائے گی۔